مرحبا جسٹس شوکت عزیز صدیقی

ملعون بلاگرز کا معاملہ، جسے وزیر داخلہ نے ''دفتر را گاؤ خورد'' کر دیا تھا، اسلام آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جناب شوکت عزیز صدیقی نے دوران سماعت، مرافعہ ہذا بڑے ایمان افروز ریمارکس دیئے اور ان لوگوں کے منہ پر طمانچہ رسید کیا جو بلاگرز کے جرم کو چھپانے میں ملائے دین فروش کا کارنامہ اور تماشا کرنے اور دکھانے کو خان زادہ کے پروگرام میں بھی آتے نہیں شرماتے، علامہ امین شہیدی کی تو مسلکی مجبوری تھی کہ بلاگرز ان کے ہم مسلک ہیں مگر حیرت کی حد نہ رہی جب غلامی رسول میں موت بھی قبول کرنے والے مفتی صاحب نے بھی اپنے عشق نبی ﷺ کی قیمت مذاکرہ میں شرکت کی فیس سے پوری کر لی۔ جسٹس شوکت عزیز کو سلام!

چوہدری نثار نے عدلیہ کے تیور دیکھے تو کان کھڑے کر لئے، اپنے پہلے ریمارکس سے ایسے مکرے کہ گویا کبھی دیئے ہی نہ تھے اور جسٹس صاحب سے بھی حرمت رسول ﷺ کے باب میں آگے نکل گئے۔ الحمدللہ۔ ان کی کہہ مکرنی کے قربان جاؤں۔ پر اپنا کام کر گئے۔ قوم سے ہاتھ کر گئے۔ بلاگرز ان کی وزارت کی روشنی میں نکل گئے۔ ایف۔آئی۔اے ان کی جھڑک سن کر خاموش رہی اور ملزم اپنے مربیان شیاطین کے مہمان بن گئے۔

را کے ایجنٹ

ہمارے غدار بڑے ہوشیار ہوتے ہیں، حسین حقانی نے، غداری کرنے سے پہلے امریکہ میں اپنی جائے پناہ بنالی تھی۔ الطاف نے بھی غداری کا اعلان کرنے سے پہلے، برطانیہ کی شہریت اور ''را'' کے وسیلے سے بھارت سے پناہ کی یقین دہانی حاصل کر لی تھی۔ پہلی غلطی یہ ہوئی کہ مخالفین پاکستان کو معاف کر دیا اور وہ رفتہ رفتہ پاکستان کے مامے بن گئے۔ غفار خان اور عبدالصمد اچکزائی پاکستان دشمنی میں جیئے اور مرے مگر یہ کیا کہانی ہے کہ اسی صوبہ سرحد میں باچا خان یونیورسٹی اور باچا خان انٹرنیشنل ائیر پورٹ بن گئے۔ الطاف اور ایم۔کیو۔ایم کی غداری روز اوّل سے ثابت تھی مگر کسی نے نہ پوچھا۔ مجیب کی غداری قیام پاکستان کے بعد اگلے ہی دن ظاہر ہوگئی تھی۔ اگرتلا سازش کیس مسلم الثبوت تھا۔ ایوب خان نے ہاتھ تو ڈالا مگر ڈھیلا۔ رہی سہی کسر اس زمانے کے نوتاروں والی اپوزیشن نے نکال دی۔ مجیب بچ نکلا اور پاکستان ٹوٹ گیا۔ بعض دل جلے اسی لیے پاکستان کو غداروں کی جنت کہتے ہیں۔ کلبھوشن تو ویسے ہی بین الاقوامی مہمان ہے اس کی تواضع و خاطر مدارات، جنیوا کنونشن کے مطابق ہو رہی ہے مگر کلبھوشن، عبدالرحمٰن بھولا، عزیر بلوچ وغیرہ اور ٹپھی، جلد یا بدیر ایان علی کی طرح